بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
ضلع ۴۴۹
جلد ۳۲ / ہفتہ ۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۳ ہجری، ۱۵ صلح ۱۳۶۲ ہش، ۱۵ جنوری ۱۹۸۳ء / نمبر ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ صلح / جنوری : حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت رات خراب رہی ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم رحیم و رحمان اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کے شعائر اللہ وجود کو جملہ بیماریوں اور عوارض سے نجات دے۔ صحت کاملہ عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین

حالیہ دورہ کے نتیجے میں جماعت کو عبادات کی طرف غیر معمولی توجہ ہوئی ہے

کئی ممالک کے چندہ جات کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ نادہند ادائیگی کر رہے ہیں

سپین کی بڑی بڑی شخصیات نے مسجد کے افتتاح کے بارے میں خطوط لکھ دیئے ہیں

✦ غانا میں ایک دوست نے دینے مشن کو دیدی۔ سیرالیون میں ایک دوست نے بڑا مکان جماعت کو دے دیا ✦

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے دوسرے روز دوسرے اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(قسط نمبر ۷)

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے مختلف اداروں کا ذکر فرمایا۔ صدر انجمن احمدیہ مطبوعات تحریک جدید فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم، صد سالہ جوبلی فنڈ اور وقف جدید کا ذکر فرمایا۔ ان کی جملہ تفاصیل اس سے پہلے شائع ہو چکی ہیں۔

امداد مستحقین اس کے بعد حضور نے امداد مستحقین کی مد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ سلسلے کی طرف سے متفرق کام کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مستحقین کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے۔ اس منصوبے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خصوصیت سے توجہ دی اور سال بہ سال اس میں اضافہ کرتے چلے گئے۔ چنانچہ امسال صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید فضل عمر فاؤنڈیشن اور دوسری ذیلی تنظیموں نے مستحقین پر جو کل رقم خرچ کی وہ ۲۵ لاکھ ۳۱ ہزار چھیاسی روپے ہے اس میں سے کارکنوں پر ۱۳ لاکھ ۸۴ ہزار ۴۱۵ روپے اور غیر کارکنوں پر ۱۱ لاکھ ۴۶ ہزار ۶۳۵ روپے خرچ کئے گئے۔

بیوت الحمد منصوبہ بیوت الحمد منصوبے کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کچھ عرصہ پہلے سپین سے واپسی پر میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے یہ منصوبہ ڈالا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جو توفیق عطا کی ہے کہ سپین میں خدا تعالیٰ کا گھر بنایا جائے اس کے بہترین شکریہ کا اظہار یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے بندوں کے بھی گھر بنائے جائیں اور جن کو گھر میسر نہیں ہے ان کے لئے سر چھپانے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے جب تحریک کی گئی تو جماعت نے بڑی تیزی سے توجہ کی اور قربانی کے بڑے بڑے مظاہرے کئے۔ دو دوستوں نے کراچی اور لندن سے ایک ایک لاکھ روپیہ دیا۔ اور جس کے پاس جو کچھ بھی تھا وہ لے کر حاضر ہو گیا جس کے پاس سو روپیہ تھا وہ سو لے آیا جس کے پاس دو سو تھا وہ دو سو لے آیا۔ اس شان سے یہ قربانی پیش کی گئی کہ امیر و غریب میں اس لحاظ سے مساوات قائم ہو گئی کہ جو جس کے پاس تھا اس نے پیش کر دیا اور یہی قربانی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر کے لائق ہے۔

حالیہ دورہ سپین و یورپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ دورہ یورپ و سپین کا ذکر، جماعتی اداروں کے بیان کے بعد فرمایا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس دورے کو بہت کامیاب فرمایا اور اس دورے کے دوران ہماری حقیر کوششوں کو بہت میٹھے پھل لگائے اور آئندہ انشاء اللہ یہ ان نتائج کی برکات بڑھتی اور پھیلتی چلی جائیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس دورے کے عمومی تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورے کے نتیجے میں جماعت کو عبادت کی طرف سے پہلے سے زیادہ توجہ ہے بڑی تعداد میں لوگوں نے تسلیم کیا ہے کہ پہلے انہیں نمازوں کی عادت نہیں تھی اب وہ صرف نمازیں نہیں پڑھتے بلکہ تہجد کی نماز بھی ایسے ذوق و شوق سے ادا کرتے ہیں کہ دیکھ کر رشک آتا ہے۔ عبادت کی طرف کثرت سے توجہ ہونا اس دورے کا غیر معمولی پھل ہے احباب جماعت نے کثرت سے اللہ تعالیٰ کے حضور آنسو بہائے ہیں اسلام کے لئے دین کی ترقی کے لئے گریہ و زاری کی ہے حضور نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ اس گریہ و زاری کو ایسے ایسے پھل لگیں گے کہ دنیا کا کوئی حساب انہیں سمیٹ نہ سکے گا۔

حضور نے اس دورے کے دوران چندوں کی بہتری کی طرف کی گئی توجہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یورپی ممالک میں اس کا بہت اچھا اور نمایاں اثر ہوا ہے۔ ناروے کے امیر مکرم کمال یوسف صاحب نے بتایا ہے کہ ایک سال میں پہلے جو کل آمد ہوتی تھی اب پہلے تین ماہ میں اس سے زائد ہو چکی ہے اور وہ مشن جو پہلے خود کفیل نہیں تھا اب خود کفیل ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا جرمنی اور یورپ کے دیگر ممالک سے جو رپورٹیں آ رہی ہیں ان کو پڑھ کر دل خوشی سے موجیں لوٹ رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ایسے ترانے گا رہا ہے کہ نشے کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ایک ملک کے سیکرٹری مال نے اطلاع دی ہے کہ بعض لوگ ایسے تھے کہ جن کو سالہا سال سے باشرح چندہ کی ادائیگی کی طرف لانے کی کوشش کی جا رہی تھی مگر انہوں نے ۲۰ مارک مقرر کئے ہوئے تھے اس دورے کے بعد وہ خود آنے شروع ہو گئے کسی نے کہا ۱۲۰ مارک لکھیں کسی نے کہا ۱۲۵ مارک لکھیں۔ کئی لوگوں نے کئی کئی گنا زیادہ چندہ دینا شروع کر دیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تبدیلی اور بیداری پیدا ہو رہی ہے حضور نے فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

باقی صفحہ پر

✦ خاکسار اب بیماری سے صحت یاب ہے جن جن دوستوں نے خاکسار کے لئے دعائیں کیں۔ ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں نیز مزید دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں کہ مولا کریم بیماری کے جسمانی اثرات کو بھی ہر طرح سے رفع کر دے آمین۔ (شیخ العظیم خان۔ ٹھیکیدار۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ نو شہرہ)

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

بیاہ شادی

ہر انسان بیاہ شادی کے موقع پر اپنی استطاعت کے مطابق فیاضی سے خرچ کرتا ہے۔ ایسے خوشی کے مواقع پر اپنے ملنے جلنے والے اور غریب بھائیوں کے نام اخبار الفضل سے کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کو خوش کریں۔ خطبہ نمبر کی قیمت -/۳۵ روپے سالانہ اور روزانہ پرچہ کی قیمت -/۱۲۵ روپے سالانہ ہے۔ اس طرح سے بھی اپنے پیارے امام کے ارشاد کو پورا کرنے میں بھی حصہ لے سکیں گے اور الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے میں مدد کر سکیں گے۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پرنٹر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

۱۵ صلح ۱۳۶۲ ہش

انتہائی خوش نصیب گروہ

اور

اُس کو ملنے والی جزا

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی سب سے بڑی سعادت یہ ہوتی ہے کہ اُسے آسمانی ہدایت قبول کرنے کی توفیق مل جائے کیونکہ اللہ تعالےٰ جب بھی آسمان سے لوگوں کی ہدایت کا سامان کرتا ہے تو اکثر لوگ ہدایت کے اُس سامان سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور مخالفت پر آمادہ ہو کر ہدایت کے اُس سامان کو ملیامیٹ کرنے پر تل جاتے ہیں۔

ہر چند کہ ایسے لوگوں کی اپنی عملی حالت ناگفتہ بہ ہوتی ہے اور وہ سر سے پاؤں تک فسق و فجور میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں پھر بھی وہ حق کی مخالفت سے باز نہیں آتے نہ کوئی دلیل ان پر اثر کرتی ہے اور نہ کسی نشان کا وہ کوئی اثر قبول کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی گرفت آئے تو اس کو بھی خاطر میں نہیں لاتے اور انکار پر مصر رہتے ہیں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ اپنے پرلے درجہ کی بد اعمالیوں کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ہدایت پانے سے محروم کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالےٰ کا منشاء نہیں ہوتا کہ وہ ہدایت کی راہ اختیار کریں۔ ہدایت کو وہی قبول کرتے ہیں جن کی فطرت میں بیج کی شکل میں سعادت پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ اور بگڑے ہوئے معاشرہ میں ایسے سعید الفطرت تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ تمام دیگر انبیاء کی طرح خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی حالانکہ آپ روشن دلائل اور کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے شدید مخالفت ہوئی۔ گنتی کے چند سعید الفطرت انسانوں کے سوا آپ کی قوم کی اکثریت نے آپ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول کرنے اور ہدایت کا راستہ اختیار کرنے سے صاف انکار کر دیا اور حق کو مٹانے پر کمربستہ ہوئے بغیر نہ رہے۔ اکثریت کے اس طرزِ عمل کا اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر کیا اور فرمایا:۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(الرعد آیت ۲)

ترجمہ:۔ یہ کامل کتاب کی آیات ہیں اور (اے رسول!) جو کلام تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے وہ بالکل حق ہے لیکن (یعنی پھر بھی) اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ ایسے لوگ سعادت سے اپنی محرومی اور حق کا انکار کرتے ہیں اپنی ہٹ دھرمی کو چھپانے کے لئے طرح طرح حجتیں لڑاتے ہیں اور عجیب عجیب مطالبے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی اپنی مرضی کے مطابق انہونی باتیں کر کے دکھائی جائیں تب وہ ایمان لائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ان کی ایسی حجتوں، حیلہ سازیوں اور بہانہ سازیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ

(بنی اسرائیل آیات ۹۰ تا ۹۴)

ترجمہ:۔ اور ہم نے اس قرآن میں یقیناً ہر ایک (ضروری) بات کو مختلف پیرایوں سے بیان کیا ہے۔ پھر بھی اکثر لوگوں نے کفر (کی راہ اختیار کرنے) کے سوا ہر بات سے انکار کر دیا ہے اور انہوں نے (حجت بازی کے طور پر یہ بھی) کہا ہے کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ جب تک (ایسا نہ ہو) کہ تو ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ جاری کرے یا تیرا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اور تو اس کے اندر خوب (کثرت سے) نہریں جاری کرے یا جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے تو ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرائے یا اللہ اور فرشتوں کو (ہمارے) آمنے سامنے لا کھڑا کرے، یا تیرا سونے کا کوئی گھر ہو، یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور تیرے (آسمان پر) چڑھ جانے پر بھی ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو (اوپر جا کر) ہم پر کوئی کتاب نہ اتارے جسے ہم خود پڑھیں۔

چونکہ ایسے ہٹ دھرم لوگوں کے نصیب میں ہوتا ہی نہیں کہ وہ حق کو قبول کریں اور وہ اپنی ہٹ دھرمی اور دھاندلی پر پردہ ڈالنے کے لئے الٹے سیدھے مطالبے کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر واضح فرمایا کہ اگر ان کے یہ مطالبے پورے کر دیئے جائیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر نشان دکھا دیئے جائیں۔ تب بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ ہدایت کے دروازے انہوں نے خود اپنے اوپر بند کر رکھے ہیں۔ انہوں نے کسی صورت میں ایمان لانا ہی نہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝

(الانعام آیت ۱۱۲)

ترجمہ:۔ اور اگر ہم ان پر فرشتے نازل کرتے اور مُردے ان سے کلام کرتے اور ہر چیز کو ان کے آمنے سامنے لا کھڑا کرتے تو بھی وہ اللہ کی مشیّت کے بغیر ایمان نہ لاتے۔ بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جاہل ہیں۔

جبکہ ہمیشہ سے ہوتا یہی رہا ہے کہ ابتداء میں اکثر لوگ آسمانی ہدایت کو قبول نہیں کرتے بلکہ مخالفت کے جوش میں ظلم کی راہ اختیار کرتے ہیں انہیں کوئی باک نہیں ہوتی تو وہ سعید الفطرت لوگ جو حق کو قبول کر لیتے ہیں انتہائی خوش نصیب ہوتے ہیں۔ وہ ظلم پر ظلم سہتے ہیں لیکن جس حق کو وہ قبول کر لیتے ہیں اس سے سرِمو انحراف اختیار نہیں کرتے۔ اسی لئے جو معدودے چند سعید الفطرت لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اس ایمان کے نتیجہ میں ظلم کی چکی میں پسنا انہوں نے گوارا کیا اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (المائدہ آیات ۸۴ تا ۸۶)

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(آخری قسط)

اسلامی پردہ کی حکمتیں اور بعض اعتراضات کے جواب

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

عورت کا صبر اور قوت برداشت

چونکہ صانعِ قدرت نے عورت کا دائرۂ عمل دونوں کے مرکزی مقام یعنی گھر کو قرار دیا ہے اور گھر کا سنبھالنا چلانا اور بچوں کی پیدائش ان کی نگہداشت اور تربیت وغیرہ خاص طور پر اس کی ذمہ داری قرار دی ہے اس لیے اس کی جسمانی ساخت اور نظام کو بھی ایسا بنایا اور ایسی ترتیب دی ہے کہ وہ مرد سے بالکل مختلف نظر آتا ہے۔ مثلاً مرد اگر بچے خود پیدا کرنا یا بچوں کو خود دودھ پلانا چاہے تو وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا جسمانی ان امور کے لیے نہیں بنایا گیا یہ شرف صرف عورت کو عطا کیا گیا ہے کہ وہ بچے جنے اور انہیں اپنی چھاتیوں سے دودھ پلائے راتوں کو ان کے لیے جاگنے اور دیگر مشقتیں برداشت کرنے کے قابل ہے اور حمل کے شروع سے لے کر دردِ زہ تک اور بچہ کی پیدائش کے بعد کی تکالیف اور قربانیاں بھی اس کے جسم و روح بخوشی برداشت کر لیتے ہیں۔ گو مرد بھی حسبِ حالات اپنی استعداد کے مطابق اس کی مدد کرتا ہے لیکن قدرت نے اصل کام عورت کے سپرد کیا ہے

حقیقت یہ ہے کہ حمل کی ابتداء سے لے کر عمر بھر اپنے بچہ کی بے لوث خدمت اور اس سے اندھا دھند بے پناہ محبت کرنے اور بچہ کی خاطر مشقت برداشت کرنے کا جذبہ عورت کو قدرت نے مرد سے بہت زیادہ عطا کیا ہے۔ پس اس واضح فرق کے ہوتے ہوئے اپنا دائرہ عمل تو قدرت نے مرد سے بہت زیادہ عطا کیا ہے پس اس واضح فرق کے ہوتے ہوئے عورت اپنا دائرۂ عمل کسی صورت میں بھی کلی طور پر چھوڑ کر مرد کے دائرۂ عمل میں نہیں آسکتی اور اگر وہ مساوات اور مرد سے برابری کے جذبہ کی رو میں بہہ کر اپنا اصل ماحول چھوڑ دیتی اور مردوں کی بیرونی دنیا میں ان کے دوش بدوش ہر قسم کے مردانہ کام کرنے کے لیے آجاتی ہے تو اوّل تو وہ فطرت کے قائم کردہ اپنے ذاتی نظامِ جسمانی کے خلاف عملاً بغاوت کرنے والی سمجھی جائے گی جس کے نتائج مہلک بھی ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں دوئم اس کے اپنے دائرۂ عمل میں اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے خلا پیدا ہو کر جو نقصان گھر کے نظام کو اور نتیجتاً انسانیت اور معاشرہ کو ہوتا ہے اس کی تلافی پھر نہ مرد کر سکتا ہے اور نہ عورت نیز جہاں بھی عورت مرد کے ماحول میں داخل ہو کر ذمہ داریاں سنبھالے گی چونکہ وہ مکمل طور پر انکی اہل نہیں ہوگی اور اس کی جسمانی ساخت اور نظام سے وہ مطابقت نہیں کھائیں گی اس لیے وہ وہاں فیل ہو جائے گی یا کم از کم اس کامیابی کے ساتھ مردانہ خدمات بجا نہیں لا سکے گی جیسے مرد بجا لا سکتا ہے نیز وہ اپنے جسم اور عزت کو خطرے میں ڈال کر اسے نقصان پہنچانے کا موجب ہوگی نیز جنسی لحاظ سے اگر جسمانی نہیں تو ذہنی اور جذباتی طور پر ضرور وہاں فتنہ پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔

ایک آنکھوں دیکھا واقعہ

اس حقیقت کے ثبوت میں خاکسار راقم الحروف اپنا آنکھوں دیکھا ایک واقعہ پیش کرتا ہے سیرالیون مغربی افریقہ میں مشن سکولوں کو استاد مہیا کرنا بھی گورنمنٹ نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا اب بھی غالباً یہی صورت ہے میرے سیرالیون میں قیام کے دوران ایک مرتبہ محکمہ تعلیم نے ہمارے ایک مرکزی سکول میں ایک بیمار مرد استاد کے عوض عارضی طور پر مخلوط نسل کی ایک ایسی خوبصورت عیسائی جوان استانی بھیج دی جو انگریز باپ اور افریقن ماں کی بیٹی تھی ایسی مخلوط نسل کے مردوں اور عورتوں کو وہاں بہت پسند کیا جاتا ہے چنانچہ اس استانی نے کام شروع کر دیا اور بناؤ سنگھار کر کے اور نا واجب لباس پہن کر سکول آنا شروع کر دیا۔ چند دنوں بعد سکول کے پاکستانی [illegible] نے میرے پاس رپورٹ کی کہ جب سے وہ استانی آئی ہے طالب علموں کا تعلیم لحاظ سے بہت حرج ہو رہا ہے اور ذہین اور ہوشیار لڑکے بھی اس کے پیریڈ میں اس کی طرف دیکھتے ہی رہ جاتے اور خیالات اور تصورات کی دنیا میں کھو جاتے ہیں اور اسباق کی طرف ان کی توجہ نہیں رہتی گو اس کا علاج ہمارے پاس کچھ نہیں تھا تاہم میں نے اس استانی کو بڑی نرمی اور احترام سے وجہ بتا کر سمجھایا کہ سکول میں بغیر زیب و زینت کے نہایت سادہ اور کشادہ لباس میں آیا کرے اس نے میری اس بات کو اتنا بُرا منایا کہ اگرچہ دو ماہ کے لیے وہ ہمارے سکول میں آئی تھی مگر اس نے تیسرے ہفتہ ہی وہاں سے اپنی تبدیلی کرا لی حالانکہ اگر فطرت کی عائد کردہ پابندی کا لحاظ کر کے وہ استانی مردوں کے دائرۂ عمل اور ماحول میں نہ لائی جاتی بلکہ لڑکیوں کے کسی سکول میں ہوتی تو یہ نقصان دہ صورتِ حالات پیدا نہ ہوتی۔

نسوانی جسم میں تغیرات کا سلسلہ

علم الحیات اور علمِ طب کے ماہرین یہ جانتے ہیں کہ عورت کے جسم میں قدرت کی طرف سے پیدائش سے لے کر تا زندگی ایسے تغیرات اور تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں جن سے مرد ہرگز دوچار نہیں ہوتا بلکہ بلوغت کے بعد جب عورت کے ایام ماہواری کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو ان ایام کے دوران عورت میں مادی تغیرات کے علاوہ ذہنی اور جذباتی تغیرات بھی ایسے واقع ہوتے ہیں جن کی وجہ سے بعض دفعہ وہ اپنی گھریلو ذمہ داریوں کی کماحقہ ادائیگی سے بھی قاصر رہتی ہے چہ جائیکہ وہ مرد کے دائرۂ عمل میں کٹھن مردانہ ذمہ داریاں صحیح طور پر نباہ سکے۔ مثلاً ان ایام میں عورت کے جسم میں عموماً خون کا دباؤ نسبتاً کم ہو جاتا ہے خون کے خلیے اور سرخ ذرات کم ہو جاتے ہیں، نبض نسبتاً سست ہوتی ہے بعض دفعہ ہضم میں اختلال واقع ہو جاتا ہے تنفس اور گویائی بھی کسی قدر متاثر ہوتے ہیں۔

—— غرضیکہ بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید عورت بیمار ہے اس کے علاوہ کبھی سینے اور اعضاء میں درد متلی قے اور طبیعت میں ہیجان اور چڑچڑا پن سا آجاتا ہے اور بلا وجہ ڈر اور خوف بھی بعض اوقات محسوس ہونے لگتا ہے چنانچہ ایسے حالات میں اگر مرد اپنی رفیقۂ حیات کو معذور اور قابلِ رحم خیال کر کے اس کی دلجوئی اور مدد نہ کرے اور صبر سے کام نہ لے تو نہ صرف گھر کی فضا مکدر ہوتی بلکہ عورت کی صحت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا اب سوال یہ ہے کہ کیا ان ایام میں ایک عام عورت اپنی حدود سے باہر مردانہ میدانِ عمل میں نکل کر مردانہ کام کماحقہ انجام دے سکتی ہے کیا اس حالت میں اسے پبلک سے متعلق اہم ذمہ داریاں سونپنا خطرناک نہیں صنفین میں ہر طرح کی مساوات اور برابری کے دعوے دار اس کا جواب خود ہی غور کر کے سوچ لیں۔

حمل اور پیدائش کے بعد کی۔ کیفیات

اسی قسم کے حالات سے صنفِ نازک کو حمل کے دوران اور بچہ کی پیدائش کے بعد بھی عموماً پالا پڑتا ہے۔ پھر رضاعت کے دنوں میں عورت عملاً درحقیقت اپنے لیے نہیں بلکہ اس امانت اور ننھی سی جان کی خاطر جیتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے سپرد کی ہوتی ہے پھر اس کے بعد پرورش کی تقریباً تمام کاوش صرف وہی برداشت کر سکتی ہے ماں کا دودھ بچہ کے لیے بہترین غذا ہے جس کا دنیا میں کوئی بدل نہیں یہ ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نصف النہار کے سورج کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ پرورش کے لیے نرسنگ ہوم یا کرایہ کی نرسیں بامرِ مجبوری تو ایک اچھا یا ناگزیر ذریعہ ہے لیکن ماں کے ہوتے ہوئے کرایہ کی نرس بچے کو ماں کی ممتا اس کا پیار تسکین محبت ہمدردی اور خیر سگالی ہرگز نہیں دے سکتی۔

خطرے کی موجب صورتیں

ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا حقائق کے پیشِ نظر اور ان مخصوص حالات میں مثلاً محکمہ دفاع کی کوئی ذمہ داری عورت کے سپرد کرنی یا مثلاً ریل گاڑی موٹر گاڑی بس رکشا یا کوئی اور مشین اس کے سپرد کرنا یقیناً خطرہ سے خالی نہیں ہو سکتا اور اس کی دماغی اور ذہنی کیفیت کے پیشِ نظر اسے کوئی عدالتی جج یا بیرسٹری وکالت یا حساب اور ٹائپ وغیرہ کا کوئی کام اس کے سپرد کرنا بھی نقصان کا موجب ہو سکتا ہے۔ ان ایام میں ذہنی بے شعوری اور غور و فکر اور سمجھ بوجھ کی نسبتی کمی کی وجہ سے عورت کے سپرد تجارت سیاست سفارت پولیس یا صنعت و حرفت وغیرہ کا بوجھ اس پر ڈالنا بھی حقیقتاً اس پر ظلم کے مترادف ہوگا۔

قومی سربراہی اور امامت سے استثناء

ان مخصوص ایام کے علاوہ عام حالات میں بھی چونکہ عورت کے فطری وظیفہ یعنی بچوں کی پیدائش اور پرورش کی ذمہ داری کی کماحقہ ادائیگی کے لیے صانعِ قدرت نے اس کے اندر محبت ہمدردی رحم شفقت رقتِ قلب ذکاوتِ حس اور لطافت و نزاکت وغیرہ مرد کی نسبت زیادہ رکھے ہیں اس لیے کوئی محکمہ منصفانہ اور سزا دینے دلانے اور دیگر سخت جانی کے مردانہ کام اس کے سپرد کیے جانے میں اسلام نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے اور اسے اپنے ماحول کی ہی رانی بنا دینے پر اکتفا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام صنفِ نازک کو سرداری امامت خلافت نبوت اور قومی سربراہی سونپنے کے حق میں نہیں ہے۔ اس قسم کے مسائل پر صحیح طور پر غور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کارخانہ عالم کے صانع اور موجد کے مقرر کردہ قوانین اور اس کے طریق کار اور تقسیم کار کو نظر انداز نہ کیا جائے اور مرد و عورت ایسا رویہ اور طریق اختیار نہ کریں جو صانع قدرت کے طریق کار اور اس کی حکمتوں کے مخالف یا اسے نقصان پہنچانے کا موجب ہو مثلاً یہ نہیں ہونا چاہیے کہ کسی سوسائٹی یا معاشرے کے مردوں کے مظالم یا غلط اور غیر منصفانہ سلوک سے تنگ آکر عورت قوانینِ قدرت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عورت کے سپرد کی ہوئی ذمہ داریوں سے گریز کر کے آزادانہ روش اختیار کر لے ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مردوں کی اصلاح کے لیے اور کئی طریق اختیار کیے جاسکتے ہیں لیکن اس بزم ہستی کے بقا کے لیے جو سلسلہ اور طریق کار اللہ تعالیٰ نے جاری کر رکھا ہے جو بھی مرد یا عورت اس نظام کے بقائے نسلِ انسانی سے بغاوت کرے گا اُسے خدا کی اس دنیا میں کبھی حقیقی سکون حاصل نہ ہو سکے گا۔

قدرت کی طرف سے تقسیم کار

بقائے نوعِ انسانی کے سلسلہ میں قدرت نے یوں تقسیم کار کیا ہے کہ جسمانی لحاظ سے مرد کے سپرد صرف تخم ریزی کا کام کیا گیا ہے اس کے بعد ولادت تک بلکہ ولادت کے بعد پرورش تک بھی باقی ہر قسم کا کام اور ذمہ داری عورت کے سپرد کی گئی ہے اور اس کے جسم کو اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے تیار بھی کیا گیا ہے اور جنسین اور پھر بچہ کی ضروریات کے مطابق ماں کے جسم میں ہر ضرورت مہیا کی گئی اور جہاں تک اس امر کا تعلق ہے مرد کو اس سے آزاد کر دیا گیا ہے ہاں مرد پر اس کے بعد یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے ہر وہ سہولت اور آرام اور ضرورت جو عورت کو درکار ہے بہرحال مہیا کرے اور دن رات اس میں لگا رہے خواہ اس کو اپنی جان بھی خطرے میں ڈالنی پڑے یہ اس کا اوّلین فرض ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آج کل کے مغرب زدہ آزادی کے دلدادہ اور علمبردار مرد و عورت دونوں ہی نام نہاد آزادی اور مساوات کے بہانے اس سلسلہ میں اپنی اپنی ذمہ داری اور فرائض کی ادائیگی سے گریز کرتے اور اُسے اپنے اوپر مالا یطاق بوجھ خیال کر کے لاپرواہی سے کام لینے لگے ہیں گویا نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری پر عمل پیرا ہو کر قدرت کے خلاف بغاوت کا علم بلند کرتے ہیں۔ اور چونکہ قدرت نے مرد پر جو عورت کے حقوق اور فرائض مقرر کئے ہیں عورتوں کی نسبت مردوں نے ان کی ادائیگی سے ظلم کی حد تک گریز کیا اس لیے تنگ آمد بجنگ آمد کی مثال کے مطابق عورتیں تنگ آکر مردوں سے آزاد رہنے کے لیے گھر کی چار دیواری میں اپنی ذمہ داریوں کو چھوڑ کر باہر نکل پڑیں اور مرد کے بے جا تسلط سے تنگ آکر اور مرد کی مرہونِ منت ہونے سے بچنے کے لیے انہوں نے ایسی آزادانہ راہ اختیار کر لی ہے جو قوانینِ قدرت اور قوانینِ شریعت دونوں کے منافی اور اسلامی تعلیم اور منشائے الٰہی کے خلاف ہے اگر مرد عورتوں کے حقوق اور ان سے سلوک کے بارے خدا سے ڈریں اور صحیح طور پر اسلامی تعلیم پر عمل کریں تو یقیناً عورتوں کے اسی ردِ عمل اور طریق کار میں تبدیلی آسکتی ہے اور اس طرح دونوں فریق افراط و تفریط کی راہ کو چھوڑ کر میانہ روی اختیار کر کے موجودہ افسوسناک صورتِ حالات کو اسلام کے منشاء کے مطابق بدل سکتے ہیں۔

بنیادی طور پر عورت اور مرد کے معاملہ میں درحقیقت قدرت نے کہیں بھی عدم مساوات سے کام نہیں لیا۔ بلکہ مساوات کو قائم رکھا ہے بات صرف اتنی ہے کہ قدرت نے اگر ایک میں ایک صلاحیت کم رکھی ہے تو دوسری زیادہ رکھ دی ہے اور اس طرح مساوات قائم رکھی ہے۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کے ایک پہلو میں عورتیں اگر کمزور ہیں اور مرد بڑھے ہوئے ہیں تو دوسرے پہلو میں مرد کمزور ہیں اور عورتیں بڑھی ہوئی ہیں مثلاً بقائے نسلِ انسانی کے معاملے میں عورت کو مرد پر فوقیت حاصل ہے اور اس کام کی انجام دہی میں عورت مرد پر فضیلت رکھتی ہے چنانچہ حمل، دردِ زہ، پیدائش، رضاعت، پرورش اور اس سلسلہ میں قوتِ برداشت، ایثار، مشقت بچے سے ہمدردی اس کی خاطر قربانی محبت وغیرہ میں عورت یقیناً مرد سے بڑھی ہوئی ہے اور اسے مرد پر فضیلت حاصل ہے۔ جس کا اعتراف کلام خدا اور کلامِ رسولؐ میں بھی موجود ہے۔

پرندوں کا ایک جوڑا

۱۹۶۶ء کی بات ہے ملیشیا کی ایک ملائی احمدی خاتون نے مجھے سنایا کہ اُن کے گھر کی دیواروں میں گھریلو چڑیاں اکثر گھونسلے بناتی ہیں۔ چڑیا چڑے کا ایک جوڑا ایک مرتبہ اپنے انڈوں اور اس کے بعد بچوں کی پرورش میں ہمہ تن مصروف تھا بچے ابھی اڑنے کے قابل نہیں تھے کہ کسی حادثہ سے چڑیا مر گئی چڑے نے دو چار روز تو بچوں کی دیکھ بھال کی اور ان کی چونچوں میں کھانا ڈالتا رہا پھر تنگ آکر انہیں چھوڑ گیا اور بچے فاقہ سے مر گئے۔ اس خاتون کا کہنا تھا کہ اگر چڑا مر جاتا اور چڑیا زندہ رہتی تو وہ کبھی بچوں کو اس طرح چھوڑ کر نہ جاتی گو مرد اس حد تک تو ہرگز خود غرض اور بچوں سے بے نیاز نہیں ہے بلکہ اگر موقعہ پیش آئے تو بچوں کی خاطر باپ اپنی جان بھی دے دیتا ہے جیسے بابر بادشاہ نے اپنے بیٹے ہمایوں کی زندگی کی خاطر اپنی جان پیش کر دی تاہم اس میں شک نہیں کہ قدرت نے ماں کو باپ کی نسبت بڑی شفقت محبت اور ایثار کی صلاحیت زیادہ عطا کی ہے وجہ ظاہر ہے کہ بچے کی پیدائش عورت کی ذمہ داری ہے۔ مرد و عورت کی اپنے بچوں کے لیے محبت میں یہ جو تفاوت نظر آتا ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مرد اپنے بچوں سے عقلمندی اور دور اندیشی سے محبت کرتا ہے اور عورت یعنی ماں کی محبت عموماً بے تحاشا اور اندھی ہوتی ہے الّا ماشاء اللہ۔

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مسلموں کا خراجِ عقیدت

مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتراف اپنے ہی نہیں بیگانے بھی کرتے ہیں۔ آپؐ کا مقام اتنا عظیم اور بلند ہے کہ دنیا کا کوئی فرد خواہ وہ کوئی نبی ہو یا ولی آپؐ کے مقام کو صحیح طور پر پہچان ہی نہیں سکتا۔ آپؐ کی پُرشکوہ شخصیت آپؐ کے خلقِ عظیم اور تاریخی مرتبہ کے سامنے کسی کو دم مارنے کی جرأت نہیں ہے۔ آپؐ نے تاریخ اسلام کے پردہ پر وہ انمٹ نقوش ثبت فرمائے ہیں جو رہتی دنیا تک بنی نوع انسان کی راہنمائی کرتے رہیں گے۔ اور جن کی موجودگی میں کوئی فہم و شعور رکھنے والا غیر مسلم بھی آپؐ کی عظمت کو محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ذیل میں چند غیر مسلم مصنفین کی تحریروں کے کچھ اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں ان مصنفین نے مذہبی تعصب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور تنگ نظری کی عینک کو پرے پھینک کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سوانح کا مطالعہ کیا۔ ان اقتباسات کا غیر جانب دارانہ مطالعہ ہر شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتراف کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اور یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑتی ہے۔ کہ دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی عالمگیر روشنی بتدریج پھیل رہی ہے اور وہ زمانہ دُور نہیں جب آپؐ کا پیغام امتِ مسلمہ کے لیے ہی نہیں بلکہ پورے عالمِ انسانیت کے لیے امن و فلاح کا رہبر ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

ولیم میکنیل اپنی کتاب "دی رائز آف ویسٹ" میں لکھتا ہے۔

"رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے اور آخری نبی ہیں۔ جنہیں سب سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی آپ سے پہلے آنے والے کسی نبی یا بعد میں آنے والے کسی بھی ولی کو کبھی اتنی جلدی اور اتنی عظیم کامیابیاں حاصل نہیں ہوئیں۔ نہ ہی کسی ایک انسان کے کارناموں سے دنیا کی تاریخ کا رُخ اتنی تیز رفتاری سے اور اتنے انقلابی پیمانے پر بدلا۔ اپنے الہامی کلام، اپنی مثالی ذاتی زندگی اور انتظامی ڈھانچہ کے قیام سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک ممتاز طرزِ نو اور زندگی کی بنا ڈالی جس نے دو سو سال سے بھی کم مدت میں نسلِ انسانی کی ایک ہمہ گیر اکثریت کو اپنا تابع فرمان بنا لیا۔ آج بھی بنی نوع انسان کا ساتواں حصہ ان ہی کا اطاعت گزار، شیدائی اور نام لیوا ہے"

روس کا مشہور مصنف ٹالسٹائی لکھتا ہے۔

"نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن عظیم الشان مصلحین میں سے ہیں۔ جنہوں نے اتحادِ اُمم کی بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے فخر کے لیے یہ چیز ہی کافی ہے کہ انہوں نے وحشی قوم کو نورِ حق کی جانب ہدایت کی۔ اور اس کو ایک امن و صلح پسند اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے والی قوم بنا کر اسکو خون ریزی اور انسانی قربانی سے روکا۔ اور اس کے ترقی و تہذیب کے راستے کھول دیئے۔ اور پھر یہ کہ اتنا بڑا کام صرف ایک فردِ واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا"

مسز اینی بیسنٹ لکھتی ہیں

"حضور پیغمبر اسلام کی مبارک زندگی، زمانہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتی ہے اور تاریخ روزگار شاہد ہے کہ وہ لوگ جو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حملہ کرنے کے خوگر ہیں۔ جہل مرکب میں مبتلا ہیں۔ حضور کی زندگی سادگی، شجاعت اور شرافت کی تصویر تھی۔ اور آپؐ کے کارنامے ان بڑے انسانوں کی زندگیوں کو یاد دلاتے ہیں۔ جو اپنے نام تاریخ کے اوراق پر چھوڑتے گئے ہیں۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جنہیں حضورؐ کے حالاتِ زندگی معلوم نہیں۔ آپؐ ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جسے مشکلات کے مرقع سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ آپؐ ایسی قوم میں پیدا ہوئے جو اوہامِ باطلہ میں غرق تھی۔ آپؐ ایسے لوگوں کے درمیان پیدا ہوئے۔ جن کے اوہام بار آور ہو کر نہایت ہی گھناؤنی برائیوں کی فصل پیدا کر رہے تھے آپؐ کی تلقین سے جو لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے آپؐ کی زندگی میں جو لوگ آپؐ پر ایمان لائے اور جن لوگوں نے آپؐ کو خدا کا رسولؐ سمجھا۔ ان سب کی متفقہ شہادت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں عوام الناس کی زندگی کس طرح بسر ہوتی تھی۔ لیکن شہادت سے پہلے بھی آپؐ ہمیں تاریکی میں بہ شکلِ نور نظر آتے ہیں۔ اور آپؐ کی زندگی ایسی شریفانہ اور صادقانہ دکھائی دیتی ہے اور ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کیوں آپؐ ہی کو اس غرض سے منتخب کیا گیا کہ اپنے آقا کا پیغام تمام لوگوں تک پہنچائیں۔ صحیح نام کیا تھا جس سے مکہ کے تمام مرد عورتیں اور بچے آپؐ کو شناخت کرتے تھے وہ نام الامین تھا جس سے مراد ہے۔ اعتماد کے لائق، بھروسے کے قابل مجھے الامین سے زیادہ معزز اور شریف لقب ایسا کوئی نظر نہیں آتا، جس سے یہ لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپؐ کو بچوں سے آپؐ کے درمیان موجود تھے، مقابلہ کرتے۔ آپؐ کی نسبت روایت ہے کہ جب آپؐ گلیوں میں سے گزرتے تھے۔ تو بچے گھروں سے نکل کر دوڑتے ہوئے آپؐ کے گھٹنوں اور ہاتھوں سے چمٹ جاتے تھے۔ جس شخص میں یہ اوصاف ہوں۔ کہ وہ بچوں سے محبت کرتا ہے اور اس کی جان پہچان کے لوگ اُسے امین کہتے ہیں۔ جان لیا جائے کہ وہ شخص پیدائشی امام اور انسانوں کا معلم ہے۔ اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں یہ صفات بدرجہ اتم موجزن تھیں۔"

ٹور آندرے:۔ اپنی کتاب محمد۔ دی مین اینڈ ہز فیتھ میں لکھتا ہے۔

"جس وقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہوا۔ تو یہودیوں نے اسے ایک خطرہ قرار دیا۔ یہودیوں کے خیال میں قبولِ اسلام ان کے مذہب کی راہ میں بہت بھاری پتھر تھا۔ اور مشرکینِ عرب کے نزدیک قبول اسلام محض ایک حماقت تھی۔ مگر جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا، اُن میں عرب کی بڑی بااثر، باجبروت اور باصلاحیت شخصیتیں بھی شامل تھیں۔ یہ لوگ اخلاقی احساسِ ذمہ داری اور صحت مند شعورِ حقیقت کے مالک تھے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شخصیت نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کیا آپؐ کی ذات کے قوتِ اثر سے لوگوں کے دلوں میں اعتماد پیدا ہوا۔ اور وہ جذبہ بیدار ہوا جو رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راست بازی سے آپؐ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔"

فان گرونے بام:۔ لکھتا ہے۔

"رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک بے مثال قانون ساز تھے۔ آپؐ کے جن کارناموں کو آج بھی امتیازی حیثیت حاصل ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ نے دنیا میں پہلی مرتبہ عربی زبان میں ایسے قانونی اصول وضوابط وضع کیے۔ جن کی قانونی صحت عمومی اور ابدی ہے آپؐ کے قوانین کو دنیا کی ہر عدالت میں رائج کیا جا سکتا ہے۔"

ہملٹن گب:۔ لکھتا ہے۔

ہمارے نزدیک یہ بات محتاجِ بیان نہیں کہ حضرت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہؓ نے اپنے ارادے اور جذبات جس طرح حضرت (محمدؐ) کی مرضی کے تابع کر دیئے تھے۔ اسکی تمام تر وجہ آپؐ کی ذات کا اثر تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو صحابہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعاؤں کو کبھی اہمیت نہ دیتے۔ آپؐ کی دینی تعلیمات سے بڑھ کر آپؐ کی اخلاقی عظمت تھی جس نے اہل مدینہ کو انصار بنا دیا۔"

باسورتھ سمتھ:۔ اپنی کتاب محمد اینڈ محمڈنزم میں لکھتا ہے:۔

"صبح دم موذن کی آواز

"الصلوٰۃ خیرٌ من النوم"

(نماز نیند سے بہتر ہے)

ہر روز اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ جہاں جہاں بھی رسولِ عربی کا پیغام پہنچا اس کا مشرق کی روایت پرستی اور آرام طلبی پر گہرا اثر پڑا۔ گجر دم یہ دعوت آج بھی گواہی دیتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دنیا میں اللہ کی حکومت کے قیام پر اور انسان کی آزادیٔ فکر پر کتنا گہرا یقین تھا۔"

(ص ۱۳۸)

پروفیسر طامس کارلائل:۔ لکھتا ہے۔

"اسلام، عرب قوم کے حق میں گویا تاریکی میں روشنی کا آنا تھا۔ عرب کا ملک پہلے پہل اسی کے ذریعہ سے زندہ ہوا۔ اہلِ عرب گلہ بانوں کی ایک غریب قوم تھی اور جب سے دنیا میں تھی۔ عرب کے چٹیل میدانوں میں پھرا کرتی تھی۔ اور کسی شخص کو اس کا کچھ خیال بھی نہ تھا۔ اس قوم میں ایک اولوالعزم پیغمبر ایسے کلام کے ساتھ، جس پر وہ یقین رکھتے تھے۔ بھیجا گیا۔ اب دیکھو کہ جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تھا۔ وہ تمام دنیا میں مشہور ہو گئی۔ اور چھوٹی چیز نہایت بڑی بن گئی۔ اس کے بعد ایک صدی کے اندر اندر عرب کے ایک طرف غرناطہ اور دوسری طرف دہلی ہو گئی۔ عرب کی بہادری اور عظمت کی تجلی اور عقل کی روشنی زمانہ ہائے دراز تک دنیا کے ایک بڑے حصے پر چمکتی رہی۔ اعتقاد ایک بڑی چیز ہے جو جان ڈال دینے کی تاثیر رکھتی ہے۔ جس وقت کوئی قوم کسی بات پر اعتقاد رکھتی ہے۔ تو اس کے خیالات بارآور اور روح کو عظمت دینے والے اور رفیع الشان ہو جاتے ہیں۔ یہی عرب اور یہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہی ایک صدی کا زمانہ گویا ایک جنگاری ایسے ملک میں پڑی جو اندھیرے میں کسمپرس ریگستان تھا۔ مگر اسی ریگستان نے زور شور سے اڑ جانے والی بارود کی طرح آسمان تک اٹھتے ہوئے شعلوں کو دہلی سے غرناطہ تک روشن کر دیا۔

اسلام نے اطفال کشی کا انسداد کیا۔ جو اس زمانے میں قرب وجوار کے ملکوں میں رائج تھا۔ اسلام نے غلامی کو موقوف کر دیا جو اس ملک کی پرانی جاہلیت کی رسم تھی۔ اسلام نے ملکی حقوق کو برابر کر دیا۔ اور صرف اُن ہی لوگوں کے حق میں انصاف نہیں کیا۔ جو اس مذہب کے معتقد تھے۔ بلکہ ان شخصوں کے ساتھ بھی برابر انصاف کیا جن کو اس کے ہتھیاروں نے فتح کیا تھا۔ اسلام نے اس محصول کو جو سلطنت کو دیا جاتا تھا گھٹا کر صرف دسواں حصہ کر دیا۔ اسلام نے تجارت کو تمام محصولات اور مزاحمتوں سے آزاد کر دیا۔ .....

..... اسلام نے صفائی اور پرہیزگاری کی حفاظت کی۔ اور ان باتوں کی طرف ہدایت ہی نہیں بلکہ ان کو پیدا کیا اور قائم کر دیا جرائم کاری کو موقوف کر دیا غریبوں کو خیرات دینے اور ہر ایک شخص کو ان کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی۔ جو نتائج اسلام سے برآمد ہوئے وہ اس قدر وسیع اور دقیق اور مستحکم ہیں کہ ان کی تعمیل کر لینا تو درکنار ہم یقین نہیں کر سکتے کہ وہ انسان کے خیال میں بھی آسکیں۔

اس سیاہ روشن چشم، فراخ حوصلہ، کریم النفس معاشرت پسند اور درد بھرے دل والے بادیہ نشین (حضور سرورِ دو عالمؐ) کے خیالات جاہ طلبی سے کوسوں دور تھے۔ اس شخص کی عظمت میں متانت کی شان نظر آتی ہے۔ اور اس کا شمار ان لوگوں میں تھا۔ جن کا شعار سچائی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور جو فطرتاً بے لوث اور سچے ہوتے ہیں۔"

برنارڈ لوئیس لکھتا ہے:۔

"حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مغربی عرب کے امیوں کے لیے ایک نیا دین لے کر جلوہ گر ہوئے جو آنِ واحد میں ساری دنیا میں پھیل گیا۔ آپؐ کا دین عقیدۂ توحید اور اخلاقی تعلیمات کی بناء پر زمانۂ جاہلیت کے ان مذاہب سے کہیں بلند تھا جن کی جگہ یہ دین آیا تھا۔ آپؐ نے اپنی اُمت کو آسمانی کتاب عطا کی جو آنے والی صدیوں تک لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے اخلاق وافکار کے لیے رہبر بنی رہے گی آپؐ کی کامیابی صرف یہی نہ تھی بلکہ آپؐ نے اپنی زندگی ہی میں ایک ملت اور ایک ایسی ریاست قائم کی جو برلحاظ سے منظم بھی تھی اور طاقتور بھی۔"

فرانز بوہل:۔ اپنی کتاب انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں لکھتا ہے:۔

"کوئی بھی غیر جانبدار اور تعصب سے بالاتر مؤرخ یا مصنف اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے ہموطنوں میں مذہب کا ایک عظیم جذبہ بیدار کیا۔ اور دینی اور اخلاقی اقدار کو عملی شکل میں متشکل کیا۔ یہ عملی شکل اپنے اہلِ وطن ہی کی نہیں۔ بلکہ ان ملکوں کے لوگوں کی بھی ضرورت تھی جو قدیم مذہبوں اور تہذیبوں کا گہوارا رہے تھے جب یہ علاقے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوئے تو اسلامی تعلیمات نے وہ اساس مہیا کی جس کے بعد میں علم و دانش کے عظیم سوتے پھوٹے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسلام کی جس قوت کا اظہار کیا اس کے باعث اسلام آپؐ کی رحلت کے بعد بھی تیزی سے پھیلا۔ اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اس کامیابی کے پس پردہ ضرور کوئی غیر مرئی طاقت کارفرما تھی۔"

ڈاکٹر اسپرنگر:۔ لکھتا ہے:۔

"آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نہایت تیز فہم عاقل، صائب الرائے اور عالی خاندان تھے۔ انکو ہر وقت خدا ہی کا تصور رہتا تھا۔ طلوع ہوتے ہوئے آفتاب برستے ہوئے پانی اور اگتی ہوئی گھاس میں خدا ہی کا دستِ قدرت قدرت نظر آتا تھا۔ پانی کے شور اور جانوروں کے بولنے اور پرندوں کے چہچہانے میں حمدِ الٰہی کا نغمہ سنائی دیا کرتا تھا۔ رسولِ اکرمؐ بلاشبہ ایک عظیم پیغمبر تھے۔ ان کا پیغام انسانیت کا پیغام تھا جو رہتی دنیا تک گونجے گا۔"

منٹگمری واٹ:۔ اپنی کتاب محمد۔ پرافٹ اینڈ سٹیٹسمین میں لکھتا ہے:۔

"محمد کی سوانحِ حیات اور اسلام کی ابتدائی تاریخ پر جتنا غور کریں اتنا ہی آپ کامیابیوں کی وسعت پر حیرانی ہوتی ہے۔ قدرت نے آپؐ کو وہ مواقع مہیا کیے جو بہت کم مشاہیر کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپؐ ہی اپنے زمانے کے محسن تھے۔ آج انسانیت کو تاریخ کا جو اہم باب نصیب ہوا ہے وہ آپ کی حکمت، سیاست اور انتظامی صلاحیتوں کا رہینِ منت ہے دنیا کا کوئی مؤرخ آپ کی شخصیت کے ان درخشاں پہلوؤں کو نظر انداز نہ کر سکے گا۔"

جوزف سٹاف:۔ لکھتا ہے:۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی رسالت کی صداقت پر جو پختہ یقین تھا۔ وہ کسی قسم کے شکوک وشبہات سے بالاتر ہے۔ آپ کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو آپؐ کا دینی جذبہ تھا۔ جو نہایت شان سے ابھرا اور اس کا امتزاج آپؐ کی غیر معمولی سیاسی صلاحیتوں سے ہوا تو آپؐ کی رسالت دنیا میں ہی کامیابی سے ہم کنار ہو گئی۔ مکے میں آپؐ کا صبر واستقلال اور مدینے میں آپ کے مدبرانہ اعمال اور منصوبے یہ سب آپ کی اُس نظریاتی جدوجہد کے مظاہر تھے۔ جس کی خاطر آپ نے عمر بھر ان تھک کوشش کی۔ آپ کی غیر معمولی شخصیت نے کامیابی وکامرانی کی راہیں استوار کیں۔ اور اپنے اثر ونفوذ سے اسلام کو ایک زندہ جاوید حقیقت بنا دیا۔"

جان جاک روسو لکھتا ہے:۔

"بعض لوگ تھوڑی سی عربی سیکھ کر قرآن کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اور اگر انہیں اپنی خوش قسمتی سے کبھی یہ موقع حاصل ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فصیح زبان اور مؤثر لہجے میں قرآن کی کوئی سورت پڑھ رہے ہیں جس کا دلوں پر بھی اثر ہوتا ہے کہ سامعین اس کے حقیقی مفہوم تک رسائی حاصل نہیں کر سکیں گے تو اپنی اعجازی قوتِ بیانیہ سے اس کی توضیح فرما دیتے ہیں۔ تو یقیناً یہ شخص بے ساختہ سجدے میں گر پڑتا اور سب سے پہلی آواز اس کے منہ سے یہ نکلتی کہ پیارے نبی! پیارے رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا ہاتھ پکڑ لیجیے اور مجھے اپنے پیروؤں میں شامل کرنے کی عزت وافتخار سے مشرف کرنے میں دریغ نہ فرمایئے۔"

"الفضل" ایک روحانی نہر ہے
جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی
روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا
چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ کا وعدہ وقفِ جدید پچھلے سال سے زیادہ ہے؟

ناظم مال
وقفِ جدید

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

ترجمہ:۔ اور جب وہ اس (کلام الٰہی) کو سنتے ہیں جو رسول پر اتارا گیا ہے تو (اے مخاطب) تُو دیکھتا ہے کہ جس قدر حق انہوں نے پہچان لیا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کی آنکھیں آنسوؤں (کے زور) سے بہ پڑتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں۔ پس ہمارا نام بھی گواہوں کے ساتھ لکھ لے اور (کہتے ہیں کہ) ہمیں کیا (ہوگیا) ہے کہ ہم اللہ پر اور اس سچائی پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں۔ حالانکہ ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں میں داخل کرے پس اللہ ان کی اس بات کے بدلہ میں انہیں وہ بہشت عطا فرمائے گا جس کے اندر نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں بستے چلے جائیں گے یہی نیکو کاروں کا بدلہ ہے۔

کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ اور وہ جنہیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ملی۔ اللہ کی سلامتی نازل ہو ان سب پر اور ہمیشہ نازل ہوتی رہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر والہانہ لبیک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ بابت ۸۳-۱۹۸۲ء (تحریک جدید) سے متاثر ہوکر جن مخلصین نے والہانہ لبیک کا نمونہ دکھایا ہے ان میں سے ایک مخلص دوست مکرم ارشد محمود جاوید اسلام آباد کے ہیں جنہوں نے مبلغ بیس (۲۰) ہزار روپیہ وعدہ کے ساتھ ہی ادا بھی فرما دیا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور اخلاص میں برکت نازل فرمائے اور دیگر مخیر احباب کو بھی حضور کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت فرمائے۔ (وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

قربانی کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتے جائیے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء میں فرمایا:۔

"حوادث یا یکدم رُونما ہونیوالے غیر معمولی واقعات کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کے میدان میں بحیثیت جماعت ہمیں ہر سال قدم آگے ہی بڑھتا نظر آتا ہے"

(بحوالہ الفضل ۲۲/۵/۸۲)

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تیسری سالانہ لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ ۱۹۸۳ء

شعبہ صحتِ جسمانی لجنہ مرکزیہ کے زیر اہتمام آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ انشاء اللہ بتاریخ ۹، ۱۰ فروری بروز بدھ، جمعرات ربوہ میں منعقد ہونگے۔ اس کے متعلق تمام ضروری ہدایات و شرائط ہر ضلع کی صدر کو بھجوا دی گئی ہیں۔ تمام احمدی کھلاڑی لجنات سے درخواست ہے کہ وہ ان کھیلوں کو ہر طرح سے کامیاب بنانے اور اس میں حصہ لینے کے لئے ابھی سے پورے جوش و خروش سے تیاری شروع کر دیں۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی کھلاڑی لڑکیوں کو اس ٹورنامنٹ میں شامل کریں۔ ۲۰ جنوری سے قبل تمام کھلاڑیوں کے نام دفتر لجنہ مرکزیہ کو پہنچنے ضروری ہیں۔ شکریہ۔ (سیکرٹری صحتِ جسمانی لجنہ مرکزیہ)

خدام بھائیوں سے ضروری التماس

خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک میں شامل ہوکر اسکی برکات سے حصہ پائیں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی خالہ جان محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ ہدایت اللہ صاحب مرحوم ۶ جنوری ۱۹۸۳ء کو بوقت آٹھ بجے رات برضاء الٰہی انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۸۷۳ء کو ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں اور ۱۹۰۱ء میں سیالکوٹ سے ہجرت کرکے چک نمبر ۵۶۵ گ ب ضلع فیصل آباد آگئیں۔ عرصہ نو سال سے ربوہ محلہ دارالعلوم شرقی میں مقیم تھیں۔

مرحومہ موصیہ کی مخلص خادمہ تھیں۔ جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۶۵ گ ب ساری ہی آپ کی اولاد پر مشتمل ہے۔ آپ نے تقریباً ۱۱۰ سال عمر پائی۔ ۱۹۳۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ مورخہ ۸۳/۱/۷ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں از راہ شفقت آپ کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین۔ مرحومہ کا ایک بیٹا بشیر احمد پہلے ہی بیمار ہے اور زیر علاج ہے ان کے لیے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(رحمت بی بی صدر لجنہ اماء اللہ چک نمبر ۵۶۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

● مکرم ڈاکٹر محمد افضل صاحب عدنی ڈینٹل سرجن ابن محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم آف عدن (ابن حضرت حاجی محمد دین صاحب آف تہال مرحوم یکے از اصحاب حضرت اقدس ....) جو کہ محترم ڈاکٹر لعل دین صاحب مرحوم آف الوقیہ کے داماد تھے۔ ۲۹ نومبر ۱۹۸۲ء کو ملازمت کے سلسلہ میں لندن سے زمبیا گئے تھے۔ یکم جنوری ۱۹۸۳ء کو زمبیا میں اچانک ہارٹ فیل ہونے سے اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت خوش اخلاق۔ پابند نماز و روزہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی تھے انہوں نے اپنی بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر ان کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

(مسعود احمد خورشید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ایم سی ایچ سوسائٹی۔ کراچی)

● ۲۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کو ساڑھے پانچ بجے شام خاکسار کے والد محترم میاں غلام غوث صاحب ساکن چک سکندر ضلع گجرات جو کہ خاکسار کے پاس اسلام آباد میں مقیم تھے۔ ستاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے۔ لہٰذا اُن کا جنازہ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۲ء کو ربوہ لے جایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بعد نماز عشاء اُن کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور احمدیت کا حقیقی خادم بنائے۔ آمین۔

(چوہدری عبدالعزیز۔ سیکرٹری امور عامہ اسلام آباد)

اعلانِ نکاح و تقریب شادی

عزیزم صفدر حسین عباسی مربی سلسلہ احمدیہ کا نکاح حسب ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ۲۹ نومبر ۱۹۸۲ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں عزیزہ رفیقہ سلطانہ بنت مکرم غلام رسول صاحب دستگیر کالونی کراچی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار حق مہر پر پڑھا۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء کو برات ایوان محمود گئی۔ دوسرے دن یعنی یکم جنوری ۱۹۸۳ء کو خاکسار کے مکان دارالعلوم غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے پہلی نشست میں اور دوسری نشست میں مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

(مظفر حسین عباسی۔ انسپکٹر بیت المال۔ سکھر ڈویژن۔ حال دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

اعلانِ دارالقضاء

مکرم شاہ محمد صاحب۔ گوٹھ جمال پور ڈاکخانہ دریا خان مری ضلع نواب شاہ سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم جمال دین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۵/۱۸ واقع محلہ دارالیمن ربوہ رقبہ ایک کنال پچھتر مربع فٹ مرحوم کے نام ہے یہ زمین والد صاحب نے میرے روپیہ سے خریدی تھی اس لئے یہ زمین میرے نام منتقل کی جائے وشاء کے نام درج ذیل ہیں۔ ۱۔ ابراہیم پسر۔ ۲۔ حمیدہ بی بی صاحبہ، ۳۔ عزیزہ بی بی صاحبہ دختران اگر کسی وارث وغیرہ کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اطلاع دیں۔

(ناظر دارالقضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۵۶:-

میں امۃ النصیر زوجہ زبیر احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۰،۰۰۰ روپے
(۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۲½ تولہ مالیتی -/۲۷۰۰ روپے۔
(۳) انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزنی چھ ماشہ مالیتی -/۹۰۰ روپے کل جائیداد -/۱۶۰۰ روپے۔

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ چالیس روپے ماہوار بصورت حبیب خرچ از خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- امۃ النصیر زوجہ زبیر احمد صاحب مکان نمبر ۵۳۲ محلہ حسین پورہ نزد امام باڑہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- سلطان احمد وصیت نمبر ۶۷۷۶۔

گواہ شد نمبر ۲:- غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد۔

مسل نمبر ۲۵۱۵۷:-

میں سیف اللہ خان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ولد مکرم غوث بخش خان صاحب قوم بلوچ پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایک مربع زمین واقع ثمبر سلطان ضلع مظفر گڑھ جو کہ دریا برد ہے جس کی اندازاً قیمت پندرہ ہزار روپے۔ اس جائیداد میں چھ بھائی تین بہنیں اور والدہ شریک ہیں۔ یہ زمین والد صاحب کے ترکہ سے ملی ہے۔ فی الوقت کوئی آمد نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۷۵ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سیف اللہ خان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوارٹر نمبر ۱۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب وصیت نمبر ۱۷۸۰۹ ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- طارق محمود طارق وصیت نمبر ۲۲۷۵۶۔

مسل نمبر ۲۵۱۵۸:-

میں امۃ الجمیل زوجہ سیف اللہ خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے -/۵،۰۰۰
(۲) ایک عدد طلائی انگوٹھی وزنی ۳ ماشہ مالیتی -/۵۰۰ روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی

الامۃ:- امۃ الجمیل زوجہ سیف اللہ خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوارٹر نمبر ۱۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد نمبر ۱:- سیف اللہ خان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ خاوند موصیہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب مرحوم وصیت نمبر ۱۷۸۰۹ کوارٹر نمبر ۲۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

درخواست ہائے دعا

● خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار شیخ محمد دین صاحب آف سرگودھا عرصہ پانچ ماہ سے معدہ میں سوزش اور جلن کی وجہ سے شدید بیمار ہیں بعض دفعہ حالت بہت زیادہ خراب ہو جاتی ہے کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے اسی طرح آپ کے نواسے عزیزم شریف احمد ابن مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب مکینیکل انجینئر فیصل آباد کو ایک ماہ قبل کالج جاتے ہوئے حادثہ پیش آیا۔ جس سے عزیز کی دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی زخم بھی بہت گہرا ہوا جس کی وجہ سے طبیعت بہت بے چین رہتی ہے احباب ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کریں۔

(محمد اشرف عارف مربی سلسلہ احمدیہ۔ وزیر آباد)

● میری چچی جان محترمہ اہلیہ محترم حاجی کریم بخش صاحب قمر آباد ضلع نواب شاہ کو آنکھوں میں تکلیف ہے ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت دے اور اپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(صلاح الدین قمر۔ زعیم خدام الاحمدیہ محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

● میرے والد صاحب مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب کو غسلخانہ میں گرنے سے چوٹیں آئی ہے ضعیف العمری اور پیرانہ سالی کی وجہ سے زیادہ تکلیف محسوس کرتے ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کامل عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

(منور احمد نیشنل آٹوز موہنی بازار نواب شاہ)

● محترم چوہدری منیر احمد (مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ امریکہ سینٹ لوئیس) کے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق چیف ریڈیو آفیسر سفینہ حجاج۔ ۶ سال سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق ان کا دل کا بڑا اپریشن بہت ضروری ہے اور جو یہاں پر مشکل ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ علاج کی جلد بہتر صورت بنائے نیز میری امی جان بھی عارضہ قلب اور دیگر کئی عوارض میں مبتلا ہیں ان کی کامل و عاجل شفا کی بھی درخواست ہے۔

(زاہدہ راحت ڈرگ روڈ۔ کراچی)

● میرے داماد عزیزم راجہ عطاء اللہ صاحب ایکسین این گوجرانوالہ کا ہرنیا کا اپریشن ۱۵ جنوری کو کھاریاں میں ہونے والا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کا اپریشن کامیاب کرے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(آمنہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ)

● خاکسار کے والد محترم چوہدری سلطان احمد صاحب گجراتی حال مقیم دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ ۲۵/۱۲/۸۲ سے بعض عوارض کی وجہ سے شدید بیمار چلے آرہے ہیں احباب جماعت سے دردمندانہ التماس ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ والد محترم کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

● احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ میری پریشانی دور فرمائے اور میرے اہل و عیال کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

(حکیم قاضی نذر محمد چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

● خاکسار کی دو بچیاں چند دنوں سے بعارضہ کالی کھانسی بیمار ہیں قارئین الفضل سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست کی جاتی ہے۔

● خاکسار کے خسر چند دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں دعا کی درخواست ہے۔

● عزیزم برادرم مبشر احمد صاحب آج کل ایم بی بی ایس کے پروموشن ٹیسٹ دے رہے ہیں۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذر محمد خان معتمد ضلع نواب شاہ۔ سندھ)

ضروری اعلان

"ایک خاتون مجھے ایک عدد ٹفن امانتاً جلسہ گاہ میں دے گئی ہیں باوجود اعلانات کے نہیں مل سکیں۔ از راہ کرم یہ اعلان پڑھ کر اطلاع دیں تاکہ ان کے پتہ پر ٹفن بھجوایا جا سکے۔

(شاہدہ پروین معرفت رشید سائیکل ورکس نارووال ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- دوسرے روز کی کارروائی

کیونکہ دلوں پر تو کسی کا تصرف نہیں حضور نے فرمایا لندن کی جماعت پہلے ہی مستعد تھی۔ اب مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کا خط آیا ہے کہ صرف لنڈن میں ۳۰ ہزار کے اضافہ کے ساتھ بجٹ آگیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت کی ضروریات میں جو اضافے ہو رہے ہیں ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان ضروریات کے پورا کرنے کا بھی انتظام کر رہا ہے۔

حضور نے بعض خاص قربانیوں کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ غانا میں ایک دوست نے ۸۰ ہزار سیڈی (غانا کا سکہ) میں ایک بڑی وین خرید کر جماعت کو تحفہ دی ہے۔ چنانچہ اس پر لاؤڈ سپیکر نصب کر کے دور و نزدیک کے دیہات میں جا کر پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ سیرالیون میں ایک دوست نے اپنا ایک وسیع مکان جماعت کو تحفہ کے طور پر دے دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے یہ کام ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ یہ خدا کا کام ہے ہمارا نہیں جو کمی ہے وہ ساری خدا تعالیٰ خود دور کر دے گا جو مالک ہے جس کے قبضۂ اقتدار میں ہر چیز ہے۔ آپ کام کرتے جائیں ضرورتیں انشاء اللہ اللہ خود پوری کر دے گا۔

سپین میں مسجد بشارت کا افتتاح

حضور ایدہ اللہ نے اپنے دورہ سپین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ تقریب افتتاح میں شریک ہونے والے احمدیوں کی تعداد کا اندازہ دو ہزار ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو دنیا بھر کے ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر موجود اخبارات کے نمائندگان کی تعداد ۵۰ سے زائد تھی۔ اس تقریب میں ۳۶ مختلف ممالک کے احمدی نمائندے شامل تھے۔ اہل سپین میں سے شامل ہونے والوں کی تعداد ۳ ہزار تھی۔ اخبارات نے اس بارے میں جو کچھ شائع کیا وہ جلی سرخیوں سے شائع کیا۔ اب تک ۳۵ اخبارات کے تراشے موصول ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اکیلے اکیلے اخبار کی اشاعت لکھو کھا ہے۔ سپین کے علاوہ اس خبر کو یورپ کے مختلف اخبارات نے بھی شائع کیا جن کی اشاعت ملین سے بھی زیادہ ہے۔ بعض اخبارات نے ایسے اچھے انداز سے رپورٹنگ کی ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کسی احمدی مبلغ نے کوشش کر کے مضمون لکھا ہے۔ سپین سے دو صاحب حیثیت شخصیتوں نے شکریہ کے خطوط لکھے ہیں کہ مسجد کی تقریب افتتاح سے بے حد لطف آیا جو نہ شامل ہو سکے اب معذرت کے خطوط لکھ رہے ہیں۔ اتنا پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ اس مسجد کے افتتاح کی خبر پر بعض بڑے بڑے ممبران پارلیمنٹ جو شامل نہ ہو سکے اب معذرت کے خطوط لکھ کر اظہار افسوس کر رہے ہیں کہ وہ کیوں نہ شامل ہو سکے۔

حضور نے فرمایا جب تک کسی کے دل پر اثر نہ ہو کسی کو کیا پڑی ہے کہ معذرت کے خطوط لکھتا رہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار ہے۔ (باقی)

نمایاں کامیابی

لجنہ اماء اللہ حافظ آباد کی ایک ممبر آنسہ نصیرہ بیگم بنت مرزا حبیب احمد ایڈووکیٹ مرحوم نے ایم اے اردو کے امتحان منعقدہ ۱۹۸۲ء میں پنجاب یونیورسٹی میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ موصوفہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ حافظ آباد مکرم مرزا خلیل احمد یعقوب صاحب کی چھوٹی بہن ہیں۔ عزیزہ کی بیش از بیش علمی ترقیات کے لیے درخواست دعا ہے۔ (منظور احمد قمر مربی سلسلہ متعلم حافظ آباد)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

شعبہ تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سہ ماہی میں مقابلہ مضمون نویسی کرایا جاتا ہے۔ پہلی سہ ماہی کے لیے "اجنبی عربی" کا عنوان تجویز کیا گیا ہے۔

شعبہ اشاعت کی طرف سے ہر سال ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے جس کیلئے "حضرت عبدالرحمٰن بن عوف" کا عنوان تجویز کیا گیا ہے۔ مجالس نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب ساجد ابن مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی کی شادی ہمراہ مکرمہ زاہدہ جبین ناز صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمد احمد صاحب ۱۵۱ آصف بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بعوض ۱۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آئی۔ خاکسار نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔ احباب کرام سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری ناصر احمد واقف زندگی سابق مبلغ سیرالیون)

سرمایہ کاری کا بہترین موقع
ربوہ میں اپنی رقم کا سب سے اعلیٰ استعمال
مسجد اقصیٰ سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر ساہیوال روڈ پر واقع
حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے علیحدہ علیحدہ منظور شدہ
مبارک ٹاؤن
جس میں
سب سے پہلی سکیم
- پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
- سڑکوں کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگ چکے ہیں۔
- بجلی کی سپلائی بہت جلد جاری ہونے والی ہے۔
- ہر پلاٹ کے سامنے پختہ نالیوں کی تعمیر قیمت میں شامل ہے۔
ربوہ کی واحد سکیم
جس کی منظوری حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ دونوں سے علیحدہ طور پر حاصل کی گئی ہے اور جس میں پختہ سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔
- میٹھا پانی۔ ریتلی مگر زرخیز زمین۔
- قواعد کے مطابق نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے
رابطہ:
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون دفتر: ۵۳۵ فون گھر: ۴۳۶